ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس روزہ دار سے مراد کون ہے؟ مسافر یا وہ جو خود افطار کرنے کی مالی استطاعت نہیں رکھتا، یا کوئی اور جو مالی لحاظ سے خوش حال ہو؟ ہم یہاں مسلم کمیونٹی کے افراد خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔ محض تفاخر اور ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے افطار پارٹیاں کرتے ہیں۔ کیا اس سے بھی اجروثواب حاصل ہوتا ہے؟

ج: روزہ دار کو روزہ افطار کروانے والے کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ یہ اجروثواب بلاتفریق ہر روزہ دار کو افطار کروانے پر ملتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ روزہ دار نادار و محتاج ہو، اس لیے کہ یہ بطور صدقہ و خیرات نہیں بلکہ بطور ہدیہ ہے اور ہدیہ کے لیے یہ شرط نہیں کہ جس کو ہدیہ اور تحفہ دیا جا رہا ہے وہ فقیر اور ضرورت مند ہو، بلکہ تحفہ خوش حال اور نادار دونوں کو دیا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف وہ دعوتیں جو نمود و نمایش اور تفاخر کے لیے کی جائیں، درست نہیں۔ ایسی دعوتیں کرنے والوں کو اجروثواب نہیں ملتا، وہ اپنے آپ کو بڑے اجر سے محروم کر دیتے ہیں۔ جس کو ایسی پارٹیوں کی دعوت دی جائے تو اسے ان میں شریک نہیں ہونا چاہیے، اور معذرت کرتے ہوئے حکیمانہ انداز سے مدعو کرنے والے کو سمجھانا چاہیے، اور کسی مخصوص شخص کو ٹارگٹ بنانے کے بجائے عمومی انداز سے بات کرتے ہوئے شریعت کا حکم واضح کرنا چاہیے۔ نرمی اور حکمت سے کی گئی بات کا بہرحال اثر ہو کر رہتا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالحی ابڑو)

دعوتِ افطار سے معذرت

س: کیا افطار کی دعوت سے وقت ضائع ہونے کی بنا پر معذرت کی جاسکتی ہے؟

ج: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعوت کو قبول کیا جائے، مگر اگر کوئی مجبوری ہو تو خوش گوار انداز سے معذرت بھی کی جاسکتی ہے۔ رمضان میں کی جانے والی بعض افطار پارٹیوں میں مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا، بلکہ بعض صورتوں میں تو نمازِ عشاء اور تراویح بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی افطار پارٹیوں میں شرکت سے معذرت کی جائے۔ اس طرح عبادات اور ذکر الٰہی کے لیے وقت بچایا جاسکتا ہے، خاص طور پر رمضان کے ان قیمتی لمحات میں، جب کہ عبادات کا اجروثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالحی ابڑو)